جناب مولا بخش محمدی، ایم۔ اے اسلامیات
(تھرپارکر۔ سندھ)

مقالات

سندھ سلگ رہا ہے!

یوں تو پورا ملک ہی بے امنی اور بدامنی کی لپیٹ میں ہے، اور روزانہ ملکی اخبارات قتل و خونریزی، ڈکیتی اور اغوا کی خبروں سے پُر ہوتے ہیں، تاہم وہ خطۂ سرزمین جسے تاریخ اسلام میں "باب الاسلام" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، اور جسے نامور محدثین و مفسرین، علمائے عظام کا مسکن ہونے کا شرف حاصل ہے جو تبلیغِ دینِ حقہ میں کسی سے پیچھے نہیں رہے، اس کے حالات انتہائی ناگفتہ بہ اور مخدوش ہیں۔ بالخصوص ایام ماضئ قریب سے اس علاقہ کی حالت دھماکہ خیز صورت اختیار کر چکی ہے ـــــ سمجھ میں نہیں آتا کہ امن وامان کو تباہ و برباد کرنے والے، ہنستے بستے شہروں کو جنگلوں میں تبدیل کرنے والے کون لوگ ہیں اور وہ چاہتے کیا ہیں؟ ـــــ طرفہ تماشا یہ کہ مرنے والے بھی مسلمان ہیں اور مارنے والے بھی بہ ظاہر کلمہ گو، لیکن مرنے والے کو یہ معلوم نہیں کہ اس کا گلا کیوں کاٹا جا رہا ہے؟ اور مارنے والے بے رحم، سفاک اور درندہ صفت کو یہ شعور نہیں کہ میں بے گناہوں کا خون کیوں بہا رہا ہوں؟ ـــــ ہر طرف لاقانونیت، دہشت گردی، تشدّد، لوٹ مار کا بازار یوں گرم ہے کہ انسانیت سر پیٹ کر رہ گئی ہے۔ شرپسندوں کے آہنی ہاتھ کھلے ہوئے ہیں اور کسی مجرم کو جرم کے مطابق سزا دینے کا تصور تک موہوم ہے ـــــ آئے دن اخبارات میں شہ سرخیوں سے یہ بیانات پڑھنے میں آرہے ہیں کہ ان جرائم میں پولیس بھی ملوث ہے، جبکہ بڑے بڑے سرمایہ داروں، جاگیرداروں اور سیاستدانوں کے ہاتھ بھی رنگین نظر آتے ہیں ـــــ حالات بھی اسی کی تصدیق کرتے ہیں، ورنہ ان بہ ظاہر معصوم نظر آنے والے چہروں کی ملی بھگت کے بغیر انسانیت کے یہ قاتل اور ڈاکو دندناتے نہ پھرتے، کہ جن کی تعداد میں کمی آنے کی بجائے دن بدن اضافہ ہی ہو رہا ہے ـــــ

دن دہاڑے قتل اور اغوا روزمرہ کا معمول ہیں اور شاید ہی کوئی دن خالی جاتا ہو، جب کسی کے خون سے ہولی نہ کھیلی جاتی اور کسی کا جگر گوشہ اغوا کر کے اسے معاوضہ ادا کرنے پر مجبور نہ کیا جاتا ہو ـــــ عجیب بات یہ کہ ادھر اغوا کنندگان کی طرف سے اغوا کیے جانے

والوں کے معاوضے طے ہو رہے ہوتے ہیں، اور ادھر انتظامیہ کسی پریس کانفرنس میں ایک آدھ بیان داغ دینے کی بنا، پر مبارکبادیں وصول کر رہی ہوتی ہے کہ چند لمحات ہی گزریں گے، مجرموں کے ہاتھ قانون کی آہنی گرفت میں ہوں گے ــــ لیکن بیان صرف بیان ہی ہوتا ہے! ــــ اور جب پوچھنے والا کوئی نہ ہو تو ظاہر ہے، اغوا و قتل کے واقعات محض ایک منافع بخش سودا ہیں۔ چنانچہ اخبارات میں یہ خبریں بھی پڑھنے کو مل رہی ہیں کہ بہت سے تعلیم یافتہ افراد بھی بے روزگاری سے تنگ آکر ڈاکوؤں کے گروہوں میں شامل ہو رہے ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ باب الاسلام سندھ میں صرف ڈاکوؤں کی تعداد اس وقت بیس ہزار سے متجاوز ہے۔ جو جدید اسلحہ سے لیس ہیں اور قصبات و دیہات میں گویا متوازی حکومت قائم کیے ہوئے ہیں ــــ ان حالات میں کوئی فریاد کرے تو آخر کس سے؟

افسوس، اس وقت جبکہ صدیوں کی دشمن، غیر مسلم اقوام ایک دوسری سے اچھے تعلقات قائم کر رہی ہیں، نبیٔ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ایک دوسرے کا گلا کاٹنے میں مصروف، اپنے ہی مسلمان بھائیوں کے خون کے پیاسے، اور اپنے ہی ہاتھوں ایک دوسرے کا گھر اجاڑنے کی فکر میں ہیں ــــ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

"اِنَّ دِمَاءَکُمْ واموالکم واعراضکم بینکم حرام" (بخاری)

کہ "(لوگو!) تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں آپس میں ایک دوسرے پر حرام ہیں!"

ــــ پھر سمجھ میں نہیں آتا، دوسروں کو بھی امن و سلامتی کا پیغام دینے والا مسلمان آج خود ڈاکو کیوں بن گیا ہے؟

سندھ ایک مسلمان ملک کا اسلامی حصّہ ہے۔ یہاں کے رہنے والے بھی مسلمان ہی ہیں ــــ لہٰذا جہاں ان مسلمان کہلانے والوں کو یہ چاہیے کہ فکرِ عاقبت سے بے نیاز نہ ہو کر مسلمانی کے نام پر بدنمائی کا داغ نہ بنیں، وہاں حکومت کو بھی اس علاقہ کے امن و امان کی طرف فوری اور بھرپور توجہ دینی چاہیے ــــ ورنہ لاوا کسی وقت بھی بہہ سکتا ہے ــــ سندھ سُلگ رہا ہے، یہ آتش فشاں کسی بھی وقت پھٹ سکتا ہے۔

ــــ العیاذ باللہ! ــــ ربّ اغفر وارحم وانت خیر الرّاحمین!